روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
ایڈیٹر: نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد 47-82 نمبر 117 | ہفتہ 23 محرم الحرام ۔ 1418ھ 31 ہجرت 1376ھش 31 مئی 1997ء

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

متقی کے معنی ہیں ڈرنے والا۔ ایک ترک شر ہوتا ہے اور ایک افاضہ خیر۔ متقی ترک شر کا مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے اور محسن افاضہ خیر کو چاہتا ہے۔ میں نے اس کے متعلق ایک حکایت پڑھی ہے کہ ایک بزرگ نے کسی کی دعوت کی اور اپنی طرف سے مہمان نوازی کا پورا اہتمام کیا اور حق ادا کیا۔ جب وہ کھانا کھا چکے' تو بزرگ نے بڑے انکسار سے کہا کہ میں آپ کا لائق خدمت نہیں کر سکا۔ مہمان نے کہا کہ آپ نے مجھ پر کوئی احسان نہیں کیا بلکہ میں نے احسان کیا ہے' کیونکہ جس وقت تم مصروف تھے' میں تمہاری املاک کو آگ لگا دیتا تو کیا ہوتا۔ غرض متقی کا کام یہ ہے کہ برائیوں سے باز آوے۔ اس سے آگے دوسرا درجہ افاضہ خیر کا ہے' جس کو یہاں محسنون کے لفظ سے ادا کیا گیا ہے کہ نیکیاں بھی کرے۔ پورا راستباز انسان تب ہوتا ہے جب بدیوں سے پرہیز کر کے یہ مطالعہ کرے کہ نیکی کون سی ہے؟

• (ملفوظات جلد اول صفحہ 115)

الفضل انٹرنیشنل 23 مئی 1997ء

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی مصروفیات

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی' روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔ کے) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔ گزشتہ ہفتہ کے پروگرام "ملاقات" کا مختصر خلاصہ درج ذیل ہے۔

ہفتہ 3/ مئی 1997ء آج مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن نے بچوں کی کلاس لی۔ باترجمہ تلاوت کلام پاک اور نظم کے بعد مکرم امام صاحب نے اس اہم کلاس کی افادیت بچوں کو بتائی اور انہیں سمجھایا کہ اس کلاس سے ساری دنیا کے بچے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

اتوار 4/ مئی 1997ء آج پٹنی گرلز گرائمر سکول سے آئی ہوئی طالبات کے ساتھ حضرت صاحب کی 12۔ مارچ 1997ء کو کی گئی ملاقات کے سوال و جواب نشر مکرر کے طور پر براڈ کاسٹ ہوئے جو اس ہفتے کے الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہو چکے ہیں تاہم موضوع گفتگو تھے۔ Death penalty Genetic Engineering , Arranged marriages Adoption Homo-sexuality Idealise and Idolise میں فرق' گفتگو پر معارف مبنی بر حقائق اور دلچسپ رہی۔

سوموار 5/ مئی 1997ء آج ہومیو پیتھی کلاس نمبر 24 جو 11 جولائی 1994ء کو ریکارڈ ہوئی تھی نشر مکرر کے طور پر براڈ کاسٹ کی گئی۔ جس میں Apis' لائیکو پوڈیم کے ذکر کے علاوہ ہائیڈرو فوبیئم جو کتے کے کاٹے کا علاج ہے زیر بحث آئیں۔ حضرت صاحب نے بتایا کہ ہانمن نے 60 سال کی عمر میں ہومیو پیتھی شروع کی اور حضرت بانی سلسلہ کی سن پیدائش یعنی 1835ء میں اس نے فرانس میں منتقل ہو کر ہومیو پیتھی طریق علاج کو فرانس میں رواج دیا۔

مختلف امراض کے نسخے بھی حضرت صاحب نے بتائے جنہیں ہومیو پیتھی کی کتاب میں دیکھا جا سکتا ہے حضرت صاحب نے فرمایا کہ ڈاکٹروں کو آج تک خدا تعالیٰ کے انسانی جسم کے اندر اتنے عظیم دفاعی نظام کی سمجھ نہیں آسکی۔ یہ دفاعی نظام خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ہے۔

منگل 6/ مئی 1997ء آج معمول کے مطابق حضرت صاحب نے ترجمہ کلام الٰہی کلاس نمبر 197 لی۔

گاہے گاہے حضرت صاحب قابل تشریح مقامات پر ازراہ شفقت وقفہ کرتے اور روح کو

باقی صفحہ 3 پر

اخلاق کی درستی اللہ کے تعلق سے وابستہ ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اس بنیادی مضمون کو پیش نظر رکھو اور اخلاق کی درستی کو لوگوں کو کھینچنے کی نیت کے ساتھ وابستہ پھر بھی نہ کرو۔ یہ جو دوسرا پہلو ہے اگر اس کو آپ نہیں سمجھیں گے تو آپ کے اخلاق کی درستی بے حقیقت اور بے معنی ہو جائے گی' اخلاق کی درستی اللہ کے تعلق سے ہے صرف۔ اللہ بد خلق کو پسند نہیں کرتا' اللہ تعالیٰ کا بد خلق سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کوئی شخص کسی روحانی مرتبے پہ فائز نہیں ہو سکتا جب تک وہ پہلے با اخلاق انسان نہ ہو اور یہ وہ مسئلہ ہے جس کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایک سو سال پہلے یعنی 1896ء میں اپنی کتاب "(-) اصول کی فلاسفی" میں خوب کھول کھول کر بیان فرمایا' کوئی بھی شبہ باقی نہیں رہنے دیا۔ اس وہم میں مبتلا نہ ہو کہ تم بد خلق ہو اور خدا والے ہو' با اخلاق بننا لازم ہے۔ پہلے انسان با اخلاق بنتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کو مراتب عطا کرتا ہے اس کے بغیر نہیں کیا کرتا۔

پس عہدہ جو ایک کوئی بھی عہدہ ہو اس عہدے کی حیثیت ہی کوئی نہیں اگر آپ با اخلاق نہیں ہیں۔ با اخلاق ہیں تو اس عہدے کے اوپر فائز ہونے کے اہل ہیں۔ اگر اہل نہیں ہیں اور فائز ہو گئے ہیں تو آپ کے اوپر ایک وبال بن جائے گا یہ کیونکہ آپ اس کے حقوق ادا نہیں کر سکتے۔ پس اس پہلو سے تمام عالم کے احمدیوں کو ایسا ہونا چاہئے کہ ان میں سے جس کو بھی مجلس شوریٰ کے لئے منتخب کیا جائے وہ اہل ثابت ہوں۔ ایک یا دو کی بحث نہ رہے کہ وہ ہوں گے تو نمائندگی ہوگی تمام احمدیت کا عالم۔ تمام جہاں مجلس شوریٰ کی اہلیت رکھنے والے اللہ تعالیٰ کے خدام سے اس طرح پر ہو جائے کہ جس کو بھی پکڑا جائے جس کو بھی دیکھا جائے وہ اہلیت والا ہو۔

یہ جو مضمون ہے کہ اخلاق کے ساتھ اہلیت کا تعلق ہے اسی کے سمجھنے کے نتیجے میں یہ بات سمجھ آتی ہے کہ ہر شخص مشورہ دینے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ جب اللہ کسی کو پسند فرماتا ہے تو اہلیت کے سارے تقاضے پیش نظر رکھتا ہے' ان تقاضوں میں یہ جو چند اخلاق کی باتیں میں نے کی ہیں صرف یہی نہیں اور بھی بہت سی باتیں ہیں جن میں سے سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہمیشہ خدا اس کے پیش نظر رہے' وہی مقصود ہو' اسی کو خوش کرنا اس کی زندگی کا اعلیٰ مقصد ہو جائے۔ جب ایسا شخص ہو جو خدا کے تابع ہو' اپنی مرضی کو اللہ کی مرضی کے تابع کر دے تو اس کی عقل چمکتی ہے اس میں جلاء پیدا ہوتی ہے۔

باقی صفحہ 7 پر

جو شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں دکھ اور مصیبت برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں وہ کاٹا جائے گا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

31- ہجرت 1376 ہش   31- مئی 1997ء

انسان انسان ہے اور خدا خدا ہے

کیا ہم اپنے ہر فعل کو خدا کے منشا کے موافق کرنے کی خواہش رکھتے ہیں اور کیا ہماری یہ خواہش بھی ہے کہ ہمارا کوئی فعل ناجائز نہ ہو۔ اگر ایسا ہے تو اس کا ایک ہی نسخہ ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان جذبات نفس سے پاک ہو جائے اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہو۔ آخر ہمارے اعمال کے اچھا یا برا ہونے کا ثبوت کہاں سے ملتا ہے۔ یہ ثبوت ہمیں خدا تعالیٰ کے ارادوں سے ملتا ہے۔ اس کی منشاء سے ملتا ہے۔ اس کے احکام سے ملتا ہے۔ اگر ہم خدا تعالیٰ کے ارادوں کے مطابق چلیں تو ہم سے کسی ناجائز فعل کے سرزد ہونے کا امکان ہی نہیں رہتا۔ جب اچھائی یا برائی کا معیار یہ ہے کہ جو خدا تعالیٰ کہتا ہے کر وہ اچھا ہے اور جو وہ کہتا ہے کہ نہ کر وہ اچھا نہیں ہے۔ تو پھر یہ بات سمجھنا مشکل نہیں کہ اگر ہم خدا تعالیٰ کے ارادوں کے اندر چلیں وہی کچھ کریں جو وہ چاہتا ہے اور ہر وہ بات چھوڑ دیں جو اسے پسندیدہ نہیں تو یقیناً ہمارا ہر فعل جائز ہو جائے گا۔ یہ نہیں کہ ہم ناجائز فعل کریں گے اور اسے بھی جائز کہہ دیا جائے گا۔ بلکہ ناجائز فعل کے ہم قریب بھی نہیں جا سکیں گے۔ ہماری دلی کیفیت ایسی ہو جائے گی کہ وہ صرف جائز فعل پر ہی صاد کرے گی۔ یہ بات آسان بھی ہے اور مشکل بھی۔ مشکل اس لئے کہ انسان عام طور اپنے جذبات نفس کے مطابق کام کرتا ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض اوقات کسی کو غصہ آتا ہے تو وہ غصہ کی حدود بھی پار کر جاتا ہے اور اسے یہ محسوس نہیں ہوتا کہ اس نے غلط کام کیا ہے۔ وہ اپنے جذبات نفس کے ماتحت چل رہا ہوتا ہے اور جذبات نفس اسے یہ فیصلہ ہی نہیں کرنے دیتے کہ کام ٹھیک ہے یا غلط۔ اس کی نفسانیت اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے ادھر ادھر لئے پھرتی ہے اور اس طرح اس سے غلطیاں سرزد ہو جاتی ہیں۔

پس ہر وہ شخص جو اپنے جذبات نفس کو چھوڑ دیتا ہے اور جو نفسانیت سے کام نہیں لیتا وہ یقیناً خدا تعالیٰ کے ارادوں کے اندر چلتا ہے۔ اور اس سے سرزد ہونے والا ہر فعل جائز ہوتا ہے۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ کے ارادے اور اس کی منشاء کے مطابق فعل سرزد ہوتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ بھی اس فعل کو اپنا ہی قرار دے دیتا ہے۔ یہ کتنی بڑی بات ہے۔ کہ کوئی کام کرے تو انسان لیکن اس کی اتنی زیادہ پذیرائی ہو کہ خدا تعالیٰ اسے اپنا کام کہہ دے۔ دراصل یہ پذیرائی ہی مقام قرب الٰہی ہے۔ خدا تعالیٰ کے قریب سے قریب تر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ہم نیکیوں سے قریب سے قریب تر ہوتے چلے جاتے ہیں اور گناہوں سے دور سے دور تر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ جو جتنا خدا کے قریب ہے اتنا ہی زیادہ نیک ہے۔ اتنا ہی اس کے کاموں کو جائز قرار دیا جاتا ہے لیکن یہاں ایک اور بات بھی سامنے آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب انسان کو یہ پتہ چلنے لگتا ہے کہ وہ خدا کے قریب ہو گیا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ جو کچھ وہ کہے گا وہ ہو جائے گا تو اس میں انا پیدا ہو جاتی ہے وہ اپنے آپ کو ایک رنگ میں خدا ہی سمجھنے لگتا ہے اور لوگوں پر اپنی روحانی آمریت جتانے لگتا ہے۔ حالانکہ وہ مانگتا ہے تو ملتا ہے اور وہ لینے والا ہے اور خدا دینے والا تو پھر دونوں کو ایک کیسے کہا جا سکتا ہے۔ دینے والا ہاتھ اوپر کا ہے لینے والا نیچے کا ہے۔ پس یہ وہ مقام ہے جہاں انسان کو اپنی انسانیت کے دائرے کے اندر رہنا چاہئے۔ اگر اس میں اناء پیدا ہو گئی اور اس نے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا ایک حصہ سمجھنا شروع کر دیا اور اس کے نتیجہ میں ساری مخلوق کو وہ کمتر سمجھنے لگا یا یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ان پر اپنی روحانی آمریت جتانے لگا تو یہ بات اس شخص کے لئے نہایت مضر ثابت ہوگی۔ بلکہ کہا جا سکے گا کہ وہ اپنی انسانیت ہی کھو بیٹھا ہے خدا کے قریب جانا تو بہت اچھی بات ہے اور خدا کے قریب جانے والے کو خدا تعالیٰ کا ولی بھی کہا جاتا ہے۔ ولی ہونے کی وجہ سے وہ خدا تعالیٰ کا دوست بن جاتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کی زندگی کا ذمہ دار ہو جاتا ہے۔ لیکن اسے یہ فرق کبھی نہیں بھولنا چاہئے کہ وہ از خود تو کچھ بھی نہیں کرتا۔ اس کی زندگی کا بھی خدا ذمہ لیتا ہے۔ گویا کہ وہ در حقیقت لاشئے ہے اور خدا تعالیٰ تمام قوتوں کا اور قدرتوں کا مالک ہے۔ ایسے شخص ہی کو ولی کہہ سکتے ہیں۔ ایسے شخص ہی کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا مقرب ہے۔ خدا تعالیٰ کے قریب چلا گیا ہے۔ اس میں اور تو سب خوبیاں پیدا ہونی شروع ہو گئی ہیں لیکن جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے اس بات کا بھی امکان ہوتا ہے کہ ان تمام خوبیوں کے باوجود اس میں اناء کی خامی پیدا ہو جائے اور اپنی انا کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو دوسرے انسانوں سے بالکل الگ سمجھنے لگے ان پر اپنی آمریت جاری کرنے کی کوشش کرے۔ اور یہ سمجھے کہ وہ جو چاہے گا ہو جائے گا۔ وہ جو کچھ خدا سے کہے گا کر دے گا۔ گویا کہ خدا تعالیٰ کے فعل کو خدا تعالیٰ کی قدرت کا حصہ نہ سمجھتے ہوئے یہ سمجھنے لگے کہ اس نے چاہا اور ہو گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ کوئی بات ہزار چاہتا رہے۔ اگر خدا تعالیٰ نہ چاہے تو وہ بات صادر نہیں ہو سکتی۔ گویا کہ حقیقی قوت اور طاقت اور کسی کام کے ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ انسان خدا نہیں ہے بلکہ انسان ہے اس کا کام ہے مانگنا۔ خدا تعالیٰ کا کام ہے دینا جس کو وہ زیادہ دیتا ہے وہ اپنی مرضی سے زیادہ دیتا ہے انسان کا نہ کوئی اپنا حق ہے نہ اس میں یہ طاقت ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے از خود کچھ لے لے۔ خدا نہ بھی چاہے تو وہ اس سے لے لے۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔

پس یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ نیک کاموں کے لئے لازم ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے ارادوں کے اندر چلیں۔ اپنے افعال کو جائز بنانے کے لئے یا جائز ثابت کرنے کے لئے یا اپنے دل میں یہ یقین پیدا کرنے کے لئے کہ ہمارے افعال جائز ہیں صرف اور صرف ایک ہی صورت ہے انسان خود اپنی نفسانیت کو چھوڑ دے اور خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق کام کرے۔ لیکن ایسا کرتے ہوئے اسے ہمیشہ اپنی انسانیت ہی کے دائرے کے اندر رہنا چاہئے۔ جو کچھ خدا تعالیٰ اس کے لئے کرتا ہے وہ خدا کا فعل ہے انسان کا نہیں۔ انسان از خود خدا تعالیٰ سے اس کی مرضی کے بغیر کچھ بھی نہیں کروا سکتا جو صاف طور پر اس بات کا ثبوت ہے کہ قوت اور طاقت اور قدرت خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ انسان کتنا بھی اونچا نکل جائے کتنا بھی نیک ہو جائے۔ کتنی بھی سلوک کی منزلیں طے کر لے وہ انسان ہی رہتا ہے اور اس کا انسانیت کے دائرے میں رہنا ہی اس کے لئے باعث فخر ہونا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان باتوں کو سمجھنے کی توفیق دے اور ان پر عمل کرنے کی بھی آمین۔

میں ایڈیٹر ہوں اور مربّی ہوں
ساری دنیا سے ہے خطاب میرا
پوچھیے مجھ سے پوچھیے گا سوال
شرط یہ ہے سنیں جواب میرا

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 1

گرما دینے والی تشریح سے سامعین کو محظوظ فرماتے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ آثار قدیمہ کے مطالعہ سے کلام الٰہی کے بیانات کی حیرت انگیز طور پر تصدیق ہوتی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ جنوبی امریکہ میں مایا قوم کے آثار قدیمہ اس طرح پڑے ملے ہیں جیسے ان خوبصورت سرسبز و شاداب وادیوں کو ابھی ابھی منجمد کیا گیا ہو۔ یہ اس بات کا پیغام ہے کہ خدائی وعدے ضرور پورے ہوتے ہیں اور آئندہ زمانوں کے لئے ان کی عبرتناک تاریخ کو محفوظ کر دیا گیا ہے۔

پے درپے پیچھے لگ جانے والے عذاب کی وعید جو قیامت تک جاری رہ سکتا ہے۔ اس ضمن میں حضرت صاحب نے یہود کی مثال دی

اسی طرح کتاب مبین 'اندھوں اور بہروں اور پیٹھ پھیر کر چلے جانے اور خاص طور پر لفظ "دابہ" کی تشریح بیان فرمائی۔

بدھ 7/ مئی 1997ء آج ترجمہ کلام الٰہی کلاس نمبر198 ہوئی۔

کلام الٰہی کی عارفانہ تشریح بیان کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ "من فی السماوات" سے آسمانی یعنی روحانی مخلوق اور "من فی الارض" سے مراد زمینی مخلوق ہے۔ صور پھونکے جانے پر آسمانی وجود یعنی فرشتے وغیرہ اور زمینی وجود سب بے ہوش ہو جائیں گے۔ الامن شاء کے تحت جو استثناء بیان کیا گیا ہے اس کے مختلف امکانات پر بھی حضرت صاحب نے روشنی ڈالی۔

جمعرات 8/ مئی 1997ء آج نشر مکرر کے طور پر ہومیو پیتھی کلاس نمبر25 جو 12 جولائی 1994ء کو ریکارڈ ہوئی تھی ٹیلی کاسٹ کی گئی۔ ہومیو پیتھی کی سرفہرست دوا برائیونیا (Bryonia) کے اوصاف و فوائد کا ذکر جاری رہا اور بہت سی بیماریوں کے علاوہ حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ دوائی کالا موتیا کے لئے بھی مفید ہے۔ گلے کی انفیکشن کے لئے سلفر 200 اور پائیروجینم 200 کی طاقت میں استعمال کریں۔ اگر ضرورت پڑے تو ان کے ساتھ فیرم فاس' سلیشیا اور کالی میور 6X میں ملائی جاسکتی ہے۔

جمعہ 9/ مئی 1997ء آج اردو بولنے والے زائرین کے ساتھ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ملاقات کا دن تھا۔ اس ملاقات کے دوران مندرجہ ذیل سوالات کئے گئے۔ افادہ قارئین کے لئے سوالات اور بہت مختصر جوابات اپنی ذمہ داری پر تحریر ہیں۔

☆ تحفہ گولڑویہ میں حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا ہے کہ عیسائیت کی نسل منقطع نہیں ہو گی بلکہ بڑھتی رہے گی تو پھر (دین حق) کے غلبہ کی خبر کس طرح پوری ہو گی؟

حضرت صاحب نے فرمایا' عیسائی اقوام کے کھنڈرات باقی رہیں گے اور واحدانیت کے پرچار کی ضرورت ہمیشہ باقی رہے گی۔ دین حق کی طرف سے توحید کا دفاع قیامت تک جاری رہے گا۔

☆ جلد ہی ہانگ کانگ کو چین کے حوالے کر دیا جائے گا۔ اس کا سیاسی نتیجہ کیا ہو گا؟ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس کی دولت اور ٹیکنالوجی تو مغرب میں منتقل ہو چکی ہے اور وہاں باقی رہنے والے لوگوں میں اتنی صلاحیت موجود ہے کہ چین کے اندر رہتے ہوئے بھی آرام دہ زندگی گزار سکیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ چینی قوم بہت کائیاں قوم ہے۔ ہانگ کانگ سنبھالنا ان کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں۔

☆ کیا ہر عبادت کے لئے ہر حال میں وضو کرنا ضروری ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا ایک وضو سے اور عبادات بھی ادا ہو سکتی ہیں۔

☆ کیا کلام الٰہی اور بچوں کے سر پر ہاتھ رکھ کر قسمیں کھانا جائز ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا کہ تقدیس اور ذمہ داری کے احساس سے منع بھی نہیں لیکن اصل میں تو اللہ کی قسم ہے۔ اللہ چونکہ انہیں نظر نہیں آتا اس لئے کلام الٰہی کی قسم کھا لیتے ہیں۔ بچے بھی چونکہ پیارے ہوتے ہیں اس لئے جھوٹے لوگ بچوں کی قسم نہیں کھاتے کیونکہ وہ ڈرتے ہیں کہ ان پر وبال پڑے گا۔

☆ کیا سئور کی کھال اور ہڈیوں وغیرہ کا استعمال جائز ہے

حضرت صاحب نے فرمایا کلام الٰہی میں صرف سئور کے گوشت کا استعمال منع ہے۔ انتہائی مجبوری کی حالت میں اس کا گوشت کھانا بھی جائز ہے تو پھر ہڈیوں کا ذکر؟

☆ آنحضرت ﷺ کے شق القمر کے معجزہ کی سائنسی اہمیت کیا ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ ایک متفق علیہ مشاہدہ تھا اور سائنس کی بنیاد مشاہدہ پر ہے اس لئے اس کھوج میں جانے کی ضرورت نہیں۔ اور پھر تفصیلاً فرمایا کہ چونکہ

پیش خبری ہے اس لئے عرب اور ہندوستان کے افق پر اس واقعہ کے دیکھے جانے کی شہادتیں موجود ہیں۔

☆ اسی طرح لیبر پارٹی کی انگلستان میں فتح اور 1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی کی روئیداد کے ریکارڈ کی اشاعت بھی زیر بحث آئیں۔

☆ ازالہ اوہام میں حضرت بانی سلسلہ کو ملنے والی ایک خدائی خبر جس میں شہر لندن میں ممبر پر کھڑے مدلل رنگ میں تقریر کرنے اور سفید رنگ کے پرندے پکڑنے کا ذکر ہے۔ تو کیا اس میں آپ کے دور کے متعلق پیش خبری ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا آج کا امامت رابعہ کا دور 100 سال پہلے کے حضرت بانی سلسلہ کا دور ہے۔ آپ نے 1882ء میں ماموریت کا دعویٰ فرمایا اور میں انگلینڈ میں 1982ء میں آیا۔ یہ اس بات کی یاددہانی ہے کہ یہ اس دور کی برکتیں ہیں جو خداتعالیٰ نازل فرما رہا ہے۔ نئی نسل کے انگریز جو ہمارے پاس بیعت کر کے آتے ہیں اپنی شخصیت مکمل طور پر بدل لیتے ہیں۔

OOO

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے جلسہ سالانہ قادیان 1992ء کے اختتامی خطاب فرمودہ 28۔ دسمبر 1992ء جو مواصلاتی سیارے کے ذریعہ لندن سے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا میں فرمایا۔

مذہب اور وطنیت کا کیا تعلق ہے۔ یہ ایک اہم سوال ہے اور ہندوستان میں اس وقت سب سے بڑا مسئلہ یہی بن چکا ہے۔ بعض لوگ مذہب کے نام پر ہندوستان کی وطنیت کو کلیتاً اپنانے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ اور ایسے لوگ ہندوستان میں دن بدن زیادہ قوت اور اقتدار حاصل کرتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ ہندوستان ہی کے لئے نہیں دنیا کے امن کے لئے خطرہ بن گیا ہے۔ اور یہی ظلم پاکستان میں ہوا ہے۔ کہ وطنیت کے تصور کو مذہب کے ساتھ اس طرح باندھا گیا ہے کہ اس کے نتیجے میں ایک دوسرے سے اعتماد اٹھ گیا اور ایک دوسرے کے حقوق پامال ہوئے اور یہ خطرہ محسوس ہوا کہ مذہب جتنا ترقی کرے گا۔ اس سے وطنیت کو نقصان پہنچے گا۔ اور مختلف قومیں اس وطن کی طرف منسوب ہوتے وقت رفتہ رفتہ خطرات محسوس کرنے لگیں گی۔ یعنی اپنی قومیت سے خطرات پیدا ہو جائیں گے۔ یہ وہ خطرناک اور غلط روح ہے جس کے ازالے کی آج شدید ضرورت ہے۔ کیونکہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے وطنیت کا جو تصور پیش فرمایا ہے۔ اس تصور میں ایک وطن کے ہم وطن باشندوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ایسی محبت کے ساتھ اور باہمی اعتماد کے ساتھ رہنا چاہئے کہ اس کے نتیجے میں مذہبی اختلاف یا علاقائی اختلاف ایک وطن کے رہنے والوں کو ایک دوسرے سے دور کرنے کی بجائے اور زیادہ قریب کر سکے اور اقلیتوں کو اکثریت پر پہلے سے بڑھ کر اعتماد ہو۔

آنحضرت ﷺ نے اس سلسلے میں جو تعلیمات دی ہیں وہ بہت وسیع اور تفصیلی ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ جہاں وطنیت کے متعلق فرمایا وہاں یہ فرمایا (-)

"وطن کی محبت بھی ایمان کا ایک حصہ ہے"

لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہر ماں آزاد بچے پیدا کرتی ہے اور تمہیں کسی دوسرے کو غلام بنانے کا حق نہیں۔ اسی کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ ہر قوم کے اپنے حقوق ہیں تمہیں کسی دوسری قوم کے حقوق پامال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ خواہ کیسا ہی مذہبی اختلاف کیوں نہ ہو۔ اور بحیثیت انسان کے انسانی حقوق میں سب برابر ہیں۔ یہی وہ تعلیم ہے جب مسلمانوں میں رائج ہوئی تو ایک مدت تک مسلمان بادشاہ اس تعلیم کا احترام کرتے رہے اور اپنے فیصلوں میں ہمیشہ اس کو پیش نظر رکھا۔

جہاں تک مسلمان بادشاہوں کا تعلق ہے ان میں سے میں ایک ایسے بادشاہ کی مثال پہلے آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں ہندوستان میں اور پنجاب میں رائج ہیں۔ یعنی اورنگ زیب عالمگیر۔ ان سے ایک موقع پر ان کے ایک مقرر کردہ افسر نے یہ سفارش کی کہ میرے محکمے میں دو پارسی اہم عہدوں پر فائز ہیں اور ان کا ان عہدوں پر فائز رہنا مفادات کے خلاف ہے۔ اور یہ میرا کرنا نہیں مجھ سے پہلے ہی وہ ان عہدوں پر فائز ہوئے تھے۔

یہ ایسی مثال ہے جیسے (-) پاکستان میں احمدیوں کے متعلق عرضداشتیں پیش کی جاتی ہیں کہ فلاں اہم عہدے پر فلاں (حساس) Sensitive پوسٹ پر ایک احمدی فائز ہے اور یہ (-) وطنیت کی روح کے خلاف ہے۔ چنانچہ اس افسر نے لکھا:-

"دو پارسی' سرکاری عملہ کی تنخواہ تقسیم کرنے کے کام پر ملازم ہیں میں نے خود ان کو ملازم نہیں رکھا پہلے سے نوکر ہیں۔ مگر چونکہ وہ آتش پرست ہیں اس لئے ہم مسلمانوں کو ان کافروں کی سرپرستی نہیں کرنی چاہئے۔" (عام اختلاف مذہبی نہیں تھا وہ آتش پرست تھے)۔ جو کچھ پہلے ہو چکا ہو چکا۔ اب میری گزارش یہ ہے کہ اگر حضور اجازت فرمائیں تو دونوں پارسیوں کو برخواست کر دیا جائے (-) جیسا کہ (کلام الٰہی) فرماتا ہے۔ اے ایماندارو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ۔ جب یہ درخواست بارگاہ سلطانی میں پہنچی تو اورنگ زیب عالمگیر نے اس کا جواب لکھا کہ "تمہاری عرضداشت پڑھی۔ واضح ہو کہ کسی مجوسی یا ہندو ملازم کو اس وجہ سے برخواست نہیں کیا جا سکتا کہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔ قرآن کریم کی جو آیت تم نے اپنی عرضی میں لکھی ہے اس سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ غیر مسلم سے قطعاً کسی قسم کا تعلق رکھنا نہیں چاہئے۔ تم نے ادھوری آیت لکھی ہے۔ پوری آیت یوں ہے۔ اے (ایمان والو) جن لوگوں نے خدا کی آیات کا انکار کیا اور جو رسول کو اور تمہیں محض اس لئے اپنے وطن سے نکالتے ہیں کہ تم اللہ پر ایمان لائے جو تمہارا رب ہے تم ایسے کافروں سے دوستی نہ کرو۔"

کیسا عظیم الشان عدل پر مبنی روشن دماغ فیصلہ تھا۔ روشن ضمیر فیصلہ تھا۔ افسوس کہ یہ روشنی آج دنیا سے زائل ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اس سے پہلے زمانے میں ایک موقع کی ایک عظیم تاریخی گواہی میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ایک بار رومیوں کے زبردست دباؤ کی وجہ سے اسلامی لشکر حمص سے پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گیا۔ مسلمانوں نے اس علاقے سے وصول شدہ سارا خراج وہاں کے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے واپس کر دیا کہ ہم تمہاری حفاظت اور اس علاقے کے امن و امان کو برقرار رکھنے کی شرط پر یہ رقم وصول کرتے رہے ہیں۔ اب ہم یہ علاقہ چھوڑ رہے ہیں۔ اس پوزیشن میں نہیں کہ تمہاری حفاظت کر سکیں۔ اس لئے اب اس خراج پر

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا شیخ مبارک احمد- امریکہ

بات سائیکل اور موٹر کار کی

آج صبح صبح سائیکل اور موٹر کے تعلق میں کچھ لکھنے کو دل چاہا- سچی کہانی بھی ہے- میرے لئے تو دلچسپ ہی نہیں ایمان افروز بھی ہے- غالب خیال ہے قارئین بھی لطف اندوز ہوں گے- سائیکل پر بہت سواری کی اور بہت عرصہ کی- ایک دفعہ Man Eater of Sava جو کینیا میں مشہور جنگل ہے ایک گاؤں میں جہاں جماعت کے افراد تھے ان کو ملنے اس جنگل سے گزر ہوا- شیروں- چیتوں اور جنگلی جانوروں کا مشہور مسکن ہے- نام ہی اس کا Man Eater (آدم خور) پڑ گیا- کسی زمانہ میں میٹرک کے لئے اس نام کی ایک کتاب بھی انگریزی میں تھی' دوپہر کا وقت تھا- اور ہُو کا عالم- ساتھی کا جو افریقن معلم تھا سائیکل دو ایک بار پنکچر ہو گیا- اور اس طرح اس خطرناک جنگل میں دو ایک دفعہ مرمت کے لئے رکنا پڑا خیر گزری- اللہ تعالیٰ نے اپنے عاجز بندوں کو درندوں کی پکڑ دھکڑ سے محفوظ رکھا اور خیریت سے گاؤں میں پہنچے- ایک وہ زمانہ تھا اور ایک وہ زمانہ بھی آیا کہ ربوہ میں مشرقی افریقہ سے آکر پندرہ سولہ سال گزارے اور سائیکل نے خوب ساتھ دیا- گھر سے جب کبھی دفتر میں آنا جانا ہوتا تو سائیکل خوب کام آتا- بڑا لمبا ساتھ دیا اور خوب ساتھ دیا- حضرت امام جماعت الثانی کی وفات پر حضرت امام ثالث نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے قیام کا اپنی امامت کے پہلے جلسہ سالانہ پر اعلان فرمایا- محترم کرنل عطاء اللہ صاحب کو یہ تجویز اولاً سوجھی کہ حضرت امام جماعت الثانی کی قیادت میں جو غیر معمولی کام ہوئے ہیں جماعت کے استحکام اور اشاعت دین خداوندی کے لئے ان کی یاد میں ایک فاؤنڈیشن قائم کیا جائے انہوں نے اپنے اس خیال کا محترم حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب سے ذکر کیا وہ ایسے مفید کاموں اور اداروں کے قیام کے لئے تو ہروقت قولاً" و فعلاً" تیار رہتے تھے- بہت سراہا اور دونوں محترم بزرگوں نے حضرت امام جماعت الثالث کی خدمت میں یہ تجویز پیش کی- حضرت صاحب نے بصد اشتیاق اس مخلصانہ اور مفید تجویز کو منظور فرمایا اور فاؤنڈیشن کا قیام کا اعلان فرمایا اور پچیس لاکھ روپے کے فنڈ کا اعلان فرمایا- حضرت چوہدری صاحب ہیگ میں رہتے تھے اور کرنل صاحب لاہور میں باہمی مشورہ سے اور حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے مشورہ سے خاکسار کا نام بطور سیکرٹری فاؤنڈیشن حضرت امام جماعت ثالث کی خدمت میں تجویز کیا- حضرت صاحب نے منظوری دی- اور یہ عاجز کئی سال تک فضل عمر فاؤنڈیشن کا سیکرٹری رہا- بفضل خدا پچیس لاکھ روپیہ کی بجائے پینتیس لاکھ روپے جمع ہوئے- کئی مقاصد کے لئے اس رقم کو بڑی سوچ اور عمدگی سے محترم کرنل صاحب کی نگرانی میں Invest کیا گیا- دفتر میں اپنے گھر سے آنے جانے اور متعلقہ کاموں کے لئے فاؤنڈیشن نے خاکسار کو سائیکل مہیا کیا- جتنا عرصہ فاؤنڈیشن میں کام کیا- سائیکل نے دیانت داری اور وفاداری سے ساتھ دیا- کئی سال تک- یہاں سے حضرت صاحب نے خاکسار کو حدیقۃ المبشرین کے ادارہ میں تبدیل فرمایا- خاکسار کی تبدیلی پر حضرت صاحب نے ازراہ شفقت خاکسار سے دریافت فرمایا کہ کس کو فاؤنڈیشن کا سیکرٹری مقرر کیا جائے- محترم کرنل صاحب نے بھی مجھ سے اس بارہ میں بات کی ہردو کی خدمت میں خاکسار نے محترم بریگیڈیئر محمد اقبال شمیم صاحب کا نام پیش کیا- اور بتایا کہ وہ ریٹائر ہو کر ربوہ آکر یہاں رہنے لگے ہیں- اور ہر لحاظ سے فاؤنڈیشن کے کاموں میں مفید ثابت ہوں گے حضرت صاحب نے ان کا تقرر فرمادیا- کرنل صاحب اور حضرت چوہدری صاحب حضرت صاحب کی منظوری سے بے حد مطمئن ہوئے- خاکسار نے بریگیڈیئر صاحب کو فاؤنڈیشن کا ضروری چارج دیا- رخصت ہونے پر دفتر فاؤنڈیشن سے سائیکل جو فاؤنڈیشن کا تھا ان کے سپرد کیا- بریگیڈیئر صاحب کے پاس ایک سائیکل بھی تھا وہ کہنے لگے شیخ صاحب سائیکل کی آپ کو ضرورت ہو گی اپنے استعمال میں رکھیں- باربار اصرار سے کہا خاکسار ہر بار ان کا شکریہ ادا کرتا رہا اور مصر رہا کہ سائیکل بھی واپس کرنا ہے آخر انہوں نے سائیکل بھی چارج میں وصول کر لیا- جس دن یہ واقع ہوا- خاکسار نے چارج دیا اور سائیکل واپس کیا اسی دن شام کے وقت خاکسار کی قیام گاہ محلہ دارالصدر شمالی میں باہر کے دروازہ پر کسی نے دستک دی- زور سے دروازہ کھٹکھٹایا- کمرہ سے صحن میں آیا دروازہ باہر کا کھولا تو ایک اجنبی دوست سائیکل پکڑے جو بالکل نیا تھا- کہنے لگے میں لاہور سے ابھی آرہا ہوں- شیخ فضل احمد صاحب نے آپ کے لئے یہ سائیکل بھجوایا ہے- سائیکل وصول کیا اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت کا دل میں شکریہ ادا کرنے لگا- اجنبی مہمان شیخ فضل احمد صاحب میرے بھائی کے دفتر کا کارکن تھا اس کی تواضع کی اور ضروری رہائش کا انتظام کیا- سائیکل پاکر تو اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانے کے سجدے کئے- لیکن حیرت ہوئی کہ میں نے تو کسی کو اطلاع نہ کی تھی کہ آج فاؤنڈیشن کا چارج دیتے ہوئے سائیکل بھی واپس کر آیا ہوں اور کل پیدل ہی دفتر جاؤں گا- مگر میرے مہربان خدا نے ازخود میرے بھائی کے دل میں اسی دن تحریک کی اسی دن سائیکل خریدا اور خاص آدمی کے ذریعہ مجھے سائیکل بھجوایا- الٰہی انتظام اس طرح ہوتے ہیں اپنے دین کے خادموں کے لئے وہ خود ہر آسانی اور ہر انتظام فرماتا ہے- اس دن بلکہ رات اللہ تعالیٰ کے لطف و احسان پر خوب خوب لطف اندوز ہوتا رہا یہ تھی سائیکل کی کہانی-

اور اب موٹر کی کہانی بھی میرے پیارے بھائیو اور عزیزو سن لو- خاکسار یہاں امریکہ میں نومبر 1983ء میں بطور امیر جماعت مربی انچارج مقرر ہو کر آیا- اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے سات سال تک جماعتی انتظام کے ماتحت مشن کی کار نصیب رہی- اگرچہ امریکہ اور اس سے پہلے لندن میں کسی مصلحت سے خاکسار خود کار نہیں چلاتا تھا- لیکن اس کے باوجود مجھے کبھی کسی قسم کی تکلیف جماعتی کاموں اور دوروں میں محسوس نہ ہوئی- مئی 1991ء میں خاکسار کو ریٹائرمنٹ عزت و احترام سے نصیب ہوئی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے- لیکن اب میرے پاس کار نہ تھی اور یہ ملک ایسا ہے کہ بغیر کار کے گزارہ مشکل- زندگی دوبھر ہو جاتی ہے- بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہر گھر میں ایک ایک کار سے گزارا ہی نہیں ہوتا- دو دو اور تین تین کاروں سے روزمرہ کا کام ہر خاندان کا چلتا ہے- خاوند یا باپ کام پر جاتا ہے اتنا فاصلہ ہے کہ کار کے بغیر جانا مشکل ہے- بیٹے اور بیٹیاں مختلف سکولوں اور کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھ رہی ہیں ان کو الگ الگ مقامات اور فاصلوں پر وقت مقررہ پر پہنچنا ہوتا ہے- بیوی کو گھر کے نظام چلانے گر: سری اور اشیاء کی خرید کے لئے جانا ہوتا ہے- جہاں دیکھو- جس گھر کو دیکھو- ہر گھر کے سامنے دودو تین تین کاریں کھڑی ہیں دفاتر اور اداروں کے پاس سے گزرو تو کاروں کی پارکنگ گراؤنڈز میں سمندر نظر آتا ہے ایک دن محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مجھ سے فرمانے لگے امریکہ میں ایک بلین کاریں سڑکوں پر رواں دواں ہیں- سڑکوں کا نظام- رہن سہن کا نظام اس ملک کا ایسا ہے کہ بغیر موٹر کار گزارا نہیں متوسط اور غرباء تک بھی سیکنڈ ہینڈ کاریں دوڑائے پھرتے ہیں-

عاجز جب ریٹائر ہوا تو الگ مکان کا انتظام کیا اور پھر گھریلو ضروریات جماعتی اجتماعوں جلسوں میں شمولیت اور بیت الذکر میں جمعہ پر جانے کے لئے تو پیدل جانے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا- بیت الذکر ہمارے گھر سے 45 منٹ کی ڈرائیو پر ہے- دوسری بیت الذکر جو قریب ہے تیس منٹ کی ڈرائیو پر ہے- گھر کے دوسرے افراد کا اپنے کاموں کے سلسلہ میں آنا جانا کار کی ضرورت کا مقتضی ہے- یہ عاجز درویش اور مقدرت ایسی کہ کار تو کار بائسیکل بھی مشکل سے لے سکوں- اور یہاں موٹروں اور کاروں اور بسوں کے رش میں سائیکل چلانا کون سا آسان ذریعہ ہے بالخصوص مجھ بوڑھے آدمی جو اب 86 ویں سال میں داخل ہو رہا ہے- مگر اللہ تعالیٰ تو بندہ نواز ہے- اپنے عاجز اور دین کے خادموں کا بھی خواہ وہ کتنے ہی نالائق ہوں وہی سہارا ہے- ہماری اس ضرورت کا دو ایک دوستوں کو ازخود خیال آیا کسی سے کبھی ذکر تک بھی نہ کیا تھا ایک دوست نام ان کا بغیر ان کی اجازت کے شکریہ کے جذبہ سے اور دعا کی تحریک کی غرض سے لکھ ہی دیتا مگر نام ظاہر کرنے پر رنجیدہ نہ ہوں آئے اور کہنے لگے شیخ صاحب آپ کو کار کی ضرورت ہو گی یہ لیں چابیاں اور کار والوو VOLVO دے کر رخصت ہو گئے- اتنا بھی موقع نہ دیا کہ لمبا چوڑا ان کا شکریہ ادا کروں- جو بہرحال کرنا تھا ادا کیا- اور خود جا کر انہوں نے اپنے لئے دوسری کار خرید کر لی- مجھے پریشانی تھی- کہ ان کو تو دو تین کاروں کی ضرورت ہے اس کے بغیر وہ چل ہی نہیں سکتے اور اپنے خاص استعمال کی کار دے گئے ہیں' لیکن ضرورت ایجاد کی ماں ہے- انہیں ضرورت تھی وہ کار کے بغیر ڈیوٹی پر جا بھی نہ سکتے تھے جاتے ہی اپنے لئے پھر انہوں نے کار خرید لی اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی- یہ بھائی بفضل خدا چندوں میں بھی شیر ہیں- اور کار کے ملنے کے ساتھ پٹرول کی بھی تو ضرورت ہے- بغیر پٹرول کے تو کار چل نہیں سکتی ایک اور دوست جو میرے عزیزوں میں سے ہیں اور مجھ سے خاص پیار بھی رکھتے ہیں انہوں نے مجھے کہلا بھیجا کہ ان کے ایک خاص دوست واشنگٹن میں رہتے ہیں ان سے انہوں نے کہا ہے کہ وہ مجھے کار لے دیں یا رقم دیدیں ان کی طرف سے انہوں نے مجھے تین ہزار ڈالر اپنے دوست کے ذریعہ بھجوا دیئے- خاکسار نے یہ رقم پٹرول اور کار کی رجسٹریشن کی غرض سے الگ اکونٹ میں ایک عزیز کے نام جمع کرادی کہ اس رقم سے صرف VOLVO کار کے اخراجات پورے کئے جائیں- اس ملک میں ریٹائر ہونے پر دعا اور اللہ تعالیٰ سے استصواب کے بعد رہنے کا فیصلہ کیا- اور میرے آقا خیر الراحمین نے ہمارے لئے ہر ایک کام اور ہر ضرورت کے لئے ہر موقع پر خاص امداد فرمائی- جب سائیکل کی ضرورت تھی تو اللہ تعالیٰ نے سائیکل دیا- جب کار کی ضرورت تھی تو اللہ تعالیٰ نے کار عنایت کر دی- میرے مولیٰ کے اس پر خطا نالائق خادم دین پر کس قدر کرم اور احسان ہیں- ساری عمر سجدہ میں پڑا رہوں تو شکر بھی پورا ادا نہیں ہو سکتا- اس کی ستاری ہے جو اس عاجز کو سہارا دیئے چلی جا رہی ہے- یہ تھی مختصر کہانی سائیکل اور کار کی-

OOO

واقفین نو

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع خطبہ 89-2-17 میں فرماتے ہیں-

"دنیاوی تعلیم کے سلسلے میں میں نے بیان کیا تھا کہ ان کی تعلیم کا دائرہ وسیع کرنا چاہئے- ان کے علم کا دائرہ وسیع کرنا چاہئے اس سلسلے میں قوموں کی تاریخ اور مختلف ممالک کے جغرافیہ کو خصوصیت کے ساتھ ان کی تعلیم میں شامل کرنا چاہئے- لیکن تعلیم میں بچے کے طبعی بچپن کے رجحانات کو ضرور پیش نظر رکھنا ہوگا- اور محض تعلیم میں ایسی سنجیدگی اختیار نہیں کرنی چاہئے جس سے وہ بچہ یا تو بالکل تعلیم سے بے رغبتی اختیار کر جائے یا دوسرے بچوں سے اپنے آپ کو بالکل الگ شمار کرنے لگے اور اس کا طبعی رابطہ دوسرے بچوں سے منقطع ہو جائے- مثلاً بچے کہانیاں بھی پسند کرتے ہیں- اور ایک عمر میں جا کر ان کو ناولز کے مطالعہ سے بھی دور نہیں رکھنا چاہئے لیکن بعض قسم کی لغو کہانیاں جو انسانی طبیعت پر گندے اور گہرے بد اثرات چھوڑ جاتی ہیں ان سے ان کو بچانا چاہئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طب و صحت

صحت برقرار رکھنے کے طریقے

ڈاکٹر لطیف احمد قریشی

جراثیم صحت پر کیا اثر ڈالتے ہیں؟ یوں تو ہزاروں قسم کے جراثیم سے انسان کا واسطہ پڑتا ہے۔ لیکن بیماری پیدا کرنے والے جراثیم چند ہی ہوتے ہیں۔ کچھ خطرناک جراثیم انسان کی مضبوط جلد اور دفاع کی وجہ سے جسم کے اندر داخل ہونے میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ لیکن بعض اندر داخل بھی ہو جاتے ہیں۔ اور جسم پر اپنی خوراک حاصل کرنے کے لئے حملہ کر دیتے ہیں۔ ان جراثیم سے جسم کیسے نپٹتا ہے اسی کا بیان کسی قدر مقصود ہے۔

جسم کے ہر حصے میں خون کی گردش ہر لمحے جاری رہتی ہے۔ خون ایک سیال مادہ ہے جس میں ننھے ننھے خلیات جن میں سے کچھ سرخ رنگ کے دوسرے سفید رنگ کے ہوتے ہیں تیرتے رہتے ہیں۔ ان خلیات کے سپرد جسم کے مختلف کام ہیں۔ جسم کے دفاع کے سلسلہ میں سفید ذرات بہت اہم کام سرانجام دیتے ہیں۔ یہ خلئے فوری طور پر اس جگہ پہنچتے ہیں جہاں پر کوئی جراثیم داخل ہوئے ہیں۔ پھر ان میں سے بعض تو جراثیم کا شکار کھیلنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور انہیں ہلاک کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس دفاعی جنگ میں بعض خلیات مارے بھی جاتے ہیں۔ چنانچہ پیپ جو زخموں میں بنتی ہے وہ یہی سفید ذرات کے مرنے کے بعد پیدا ہونے والا مواد ہوتا ہے۔

بعض سفید خلیات حملہ آور ہونے والے جراثیم کا تجزیہ شروع کر دیتے ہیں۔ اور ان کے خلاف ہتھیاروں کی تیاری کا عمل شروع کر دیتے ہیں۔ یہ ایک ایسا حیرت انگیز نظام ہے کہ ہر جرثومہ جس کے ساتھ جسم کا ایک دفعہ بھی پالا پڑ جائے اس کے متعلق سالہاسال تک جسم کی یادداشت میں اس جسم کی ساخت اس کی ماہیت اور دوسری معلومات قائم رہتی ہیں اور جب بھی دوبارہ وہ جراثیم حملہ کرتے ہیں فوراً جسم کی لائبریری سے یہ یادداشت نکالی جاتی ہے اور فوری طور پر اسے ہلاک کرنے کا سب سے موثر ہتھیار تیار کر کے اس جگہ پہنچا دیا جاتا ہے۔ جہاں پر کہ وہ جراثیم حملہ آور ہوئے ہیں۔

اس نظام کو کیسے طاقتور بنایا جائے تاکہ صحت برقرار رہے؟ یہ اصل سوال ہے۔ بہت سی بیماریوں سے انسان نے اس طریقے سے چھٹکارا حاصل کیا ہے۔ چنانچہ چیچک کے موذی مرض کا اسی وجہ سے خاتمہ ہو چکا ہے۔ اس طریقے میں جراثیم کی ماہیت کا لیبارٹری میں تجزیہ کیا جاتا ہے اور پھر اس تجربہ کے مطابق اس جراثیم کے زہر کا تریاق بنایا جاتا ہے۔ اور جب بھی کوئی ایسی بیماری پیدا ہو جو ان جراثیم کی وجہ سے ہو تو اس کا تریاق استعمال کروا کے ان جراثیم کو ہلاک کر دیا جاتا ہے۔

ایک اور طریقہ یہ ہے کہ جسم میں اس جراثیم کو ایسی حالت میں داخل کیا جاتا ہے جبکہ اس میں بیماری پیدا کرنے کی طاقت ختم ہو چکی ہو اور اس کے رد عمل کے طور پر جسم اس جراثیم کے خلاف تریاق بنانا شروع کر دیتا ہے اور اگر کسی وقت مہلک یا زیادہ طاقتور جراثیم حملہ آور ہوں تو فوری طور پر جسم ان جراثیم سے زیادہ موثر طور پر نپٹ سکتا ہے۔ چنانچہ پولیو اور تپ دق کے خلاف جو مدافعتی ٹیکے یا قطرے استعمال ہوتے ہیں وہ اسی نوعیت کے ہوتے ہیں۔

بعض دفعہ جراثیم کو مردہ حالت میں ٹیکے کے ذریعے جسم میں داخل کر کے زندہ جراثیم کے خلاف جسم کی مدافعتی طاقت کو بڑھایا جاتا ہے۔ اس قسم کے ٹیکوں کی مثال ٹائیفائڈ اور ہیضہ سے بچاؤ کے ٹیکے ہیں۔ پھر بعض جراثیم اپنا زہریلا اثر پیدا کرنے کے لئے بعض زہر جسم میں خارج کر دیتے ہیں۔ چنانچہ تشنج کے جراثیم ایک ایسا زہر پیدا کرتے ہیں۔ جو جسم کے پٹھوں میں اکڑاؤ اور تشنج پیدا کر دیتا ہے۔ اسی طرح خناق کے جراثیم ایسا زہر پیدا کرتے ہیں جو فالج کی علامات ظاہر کرتا ہے۔ ان زہروں کے تریاق بنانے کے طریقے بھی ہوتے ہیں اور یہ تریاق جسم کے اندر بھی بنایا جا سکتا ہے اور باہر بنا کر ٹیکہ کے ذریعے سے بیمار کو دیا جا سکتا ہے اور اس علاج کے نتیجے میں ان جراثیم کے بداثرات سے انسان محفوظ رہتا ہے اور بیماری پیدا نہیں ہوتی۔

آج کل پاکستان اور بعض دوسرے ترقی پذیر ممالک میں یرقان پیدا کرنے والے وائرس بہت عام ہو گئے ہیں اور یہ جگر کی بیماریاں پیدا کر دیتے ہیں۔ اور مریض جگر کے فیل ہو جانے کی وجہ سے خطرناک حالت میں چلا جاتا ہے۔ ایسی بیماریوں سے بھی بچا جا سکتا ہے۔ اور بہت سے یرقان پیدا کرنے والے جراثیم کے خلاف مدافعت بڑھانے والی ادویہ اب تیار ہو چکی ہیں۔ جن کے استعمال سے جسم ان جراثیم کے حملے سے محفوظ رہتا ہے۔ انفلوئنزا ایک عام بیماری ہے۔ اور اس کا حملہ بعض دفعہ بہت مہلک ہو جاتا ہے۔ اس کے بداثرات خاص طور پر بڑی عمر کے لوگوں یا بچوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک ٹیکہ کے ذریعے اس سے بچا جا سکتا ہے۔ لیکن انفلوئنزا وائرس میں ایک خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ یہ اپنے جسم کی ساخت بدلتا رہتا ہے اس وجہ سے ایک وائرس کے خلاف تیار کیا جانے والا ٹیکہ بعض دفعہ تھوڑی مدت کے بعد اپنا اثر چھوڑ دیتا ہے۔ اور لیبارٹری میں نیا ٹیکہ تیار کرنا پڑتا ہے۔

انہی جراثیم کے ضمن میں موجودہ زمانے کی ایک بیماری کا بیان کرنا قارئین کی دلچسپی کا باعث ہوگا۔ اب تک ہم جس کی مدافعت بڑھانے کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ ایک بیماری ایسی بھی ہے جو جسم کے اس نظام پر حملہ آور ہوتی ہے اور مدافعتی نظام کو تہ و بالا کر دیتی ہے۔ اسے ایڈز (AIDS) کہتے ہیں اور یہ بھی ایک وائرس کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔ اس بیماری کی وجہ سے جسم میں یہ طاقت ہی نہیں رہتی کہ وہ جراثیم کے حملوں کا مقابلہ کر سکے اور بعض دفعہ ایسے کمزور جراثیم کی وجہ سے بھی بیماری کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور عام طور انسان کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتے۔ یہ بیماری ہم جنس پرستی یا جنسی بے راہ روی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس سے بچاؤ کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ انسان ان گناہوں سے بچا رہے۔ بعض دفعہ یہ بیماری انتقال خون کی وجہ سے بھی پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے صرف ایسا خون ہی استعمال کرنا چاہئے جس کا ٹیسٹ کر کے یہ پتہ چلا لیا جائے کہ وہ ہر قسم کے جراثیم سے پاک ہے۔ (ماہنامہ انصاراللہ ربوہ مئی 1997ء)

ممنونِ احسان

کچھ کاغذات کی تصدیق عدالت سے کروانی تھی چنانچہ قادیان سے گورداسپور پہنچا وہاں ہمارے ایک بہت معزز ایڈووکیٹ رہتے تھے۔ ان کا نام اس لئے نہیں لیتا کہ وہ یہ نہ سمجھیں کہ میں ان کے احسان کو دہرا کر کوئی اچھی بات نہیں کر رہا۔ ان کے گھر پہ گیا تو کہنے لگے کہ تم عدالت میں چلو۔ میں بھی آتا ہوں۔ وہاں تمہارے کاغذات کی تصدیق کروا دوں گا۔ میں پیدل چل پڑا۔ کچھ وقت چلنے کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ ایڈووکیٹ صاحب سائیکل پر تشریف لا رہے ہیں۔ مجھے دیکھ کر کہنے لگے تم ابھی یہیں ہو۔ اور آگے نکل گئے۔ میں سوچتا رہ گیا کہ چلا تو تیز تیز تھا لیکن سائیکل کا مقابلہ تو نہیں کر سکتا۔ وہ سائیکل پہ آئے اور راستے میں مجھے مل گئے۔ اور انہوں نے یہ فقرہ چست کر دیا کہ تم ابھی یہیں ہو۔ گویا کہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ اتنی دیر میں مجھے عدالت میں پہنچ جانا چاہئے تھا۔ حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ پیدل چلتے تو اس وقت تک شائد اتنا راستہ بھی نہ طے کر سکتے جتنا میں نے اپنی تیز رفتاری سے کر لیا تھا لیکن بہرحال وہ میرے لئے ایک قابل غور نکتہ چھوڑ گئے۔ اور وہ یہ تھا کہ ممکن ہو یا نہ ہو میں پیدل چلتا ہوا بھی یہ کوشش کروں کہ سائیکل سواروں سے آگے نکل جاؤں۔ بظاہر تو یہ بات ناممکن ہے لیکن وہ جو کہتے ہیں کہ آسمان کی تکیاں توڑنا آج تک کوئی توڑ تو نہیں سکا لیکن محاورہ تو موجود ہے۔ اور اپنی کوشش کو تیز سے تیز تر کرنے کے لئے اور اونچے سے اونچا ہاتھ مارنے کے لئے یہ محاورہ استعمال ہوتا ہے۔ باوجود اس کے کہ ہم جانتے ہیں کہ کسی کا ہاتھ آسمان تک نہیں پہنچ سکتا۔ وہاں کی تکیاں توڑنا تو درکنار لیکن محاورہ استعمال کرتے ہیں اور اس سے لوگوں کو حوصلہ اور ہمت ملتے ہیں۔

پس میں نے بھی اپنے دل میں فیصلہ کر لیا کہ میں سائیکل کے آسمان کی تکی توڑوں گا۔ کوشش کروں گا کہ پیدل چلتے ہوئے بھی سائیکل سواروں سے آگے نکل جاؤں۔ میں جانتا ہوں کہ میں ایسا نہیں کر سکتا تھا اور ایسا کبھی نہیں کر سکا۔ لیکن یہ بات بھی صدفی صد درست ہے کہ اس نے مجھے اپنی تیز رفتاری کو مزید تیز رفتار کرنے کا حوصلہ دیا اور ہمیشہ چلتے رہنے پر مائل رکھا۔ نتائج کچھ بھی ہوں انسان کا ارادہ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اس کا ارادہ اس کی ہمت کو بڑھاتا ہے۔ اور وہ بے شک اتنا کام تو نہ کر سکے جتنا محاورے کے مطابق اسے کر لینا چاہئے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ جتنا وہ عام حالات میں کرتا اس سے وہ زیادہ کام کر لیتا ہے۔

پس ان ایڈووکیٹ صاحب کا میں ممنون ہوں کہ انہوں نے مجھے پیدل چلتے ہوئے کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد سائیکل پر آملنے پر کہا کہ ابھی تم یہیں ہو۔ اور میرے دل میں یہ جذبہ پیدا کر دیا کہ دراصل مجھے ان سے آگے نکلنا چاہئے۔ ان سے مراد وہ ایڈووکیٹ نہیں بلکہ ہر وہ شخص جو سائیکل سوار ہے۔ میں ساری عمر پیدل چلتا رہا۔ سائیکل والے مجھ سے آگے نکلتے رہے۔ لیکن جب بھی کوئی سائیکل والا مجھ سے آگے نکلا میرا جذبہ اور تیز ہوتا رہا اور میری رفتار میں بھی فرق پڑنے لگا۔ یہ بات اگر ممنونیت کا باعث نہیں تو اور کیا ہے۔ یہ نہیں کہ انہوں نے کوئی ایسی بات کہہ دی جسے میں کر سکتا تھا لیکن ایسی بات تو ضرور کہی جس کے کرنے کی کوشش نے میری رفتار کو بڑھا دیا اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ان ایڈووکیٹ صاحب کی ایک چھوٹی سی طنزیہ بات نے میرے دل میں عزم کی لہریں دوڑا دیں۔ میں آج بھی ان کا ممنون ہوں اور جوں جوں وقت گزرتا ہے میری ممنونیت کا جذبہ پہلے سے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ یہ بات انہوں نے 1944ء میں کہی تھی۔

(ن-س)

آپ کا خط ملا

مکرمہ امتہ الحئی صاحبہ کراچی سے لکھتی ہیں۔

چند روز قبل الفضل میں صاحبزادی طوبیٰ صاحبہ کی شادی سے متعلق دو مضامین شائع ہوئے۔ پہلا مضمون تو محترمہ سیدہ طیبہ صدیقہ صاحبہ کا تھا جس میں انہوں نے سادہ سے الفاظ میں اپنے جذبات کا اظہار کیا تھا لیکن اس مضمون میں گہرائی بہت تھی۔ خاص طور پر جس چیز نے متاثر کیا وہ یہ کہ شادی کے موقع پر ہر غیر ضروری رسم سے پرہیز کیا گیا۔ ربوہ میں تو اس چیز کا بہت زیادہ خیال رکھا جاتا ہے۔ کہ مہندی اور شادی کے موقع پر بالکل کوئی غیر ضروری رسم نہ کی جائے۔ مثلاً دولہا کے گھر مہندی لے جانا۔ بری یا جہیز دکھانا۔ دودھ پلانا۔ جوتا چھپانا وغیرہ۔ لیکن بعض اوقات ربوہ سے باہر غیر ضروری چیزوں کو بھی ضروری سمجھ لیا جاتا ہے۔ یا لاعلمی کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔ غلط بات ہے۔ ہمیں چاہئے کہ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

مزار شریف میں لڑائی

افغانستان کی صورت حال میں طالبان کی فتح کا ڈنکا بج رہا تھا۔ پاکستان سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کے طالبان کو تسلیم کرنے کے بعد اس کی پوزیشن بہت مضبوط ہو چکی تھی۔ یکایک ایک رات یہ خبریں آئیں کہ مزار شریف میں طالبان اور مخالف فوجوں کے درمیان شدید تصادم ہو گیا ہے۔ سخت جنگ جاری ہے اور اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مزار شریف میں ہونے والی اس لڑائی میں سینکڑوں طالبان ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ ہزاروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

مزار شریف ازبک لیڈر دوستم کا ہیڈ کوارٹر تھا اور دوستم کے ترکی فرار ہو جانے کے بعد سے طالبان کے قبضے میں تھا اس شہر پر قبضے کو طالبان کی زبردست کامیابی قرار دیا گیا تھا اور اس کامیابی نے ہی دراصل موجودہ کامیابیوں اور طالبان کی قوت کو مستحکم کرنے کی راہ ہموار کی تھی۔ خبروں میں بتایا گیا ہے کہ طالبان کے خلاف اس مہم کی پہلے سے ہی تیاری کی گئی تھی اور اس کا مقصد طالبان کی حالیہ فتوحات کو غیر موثر کرنا اور طالبان کی حکومت کو غیر مستحکم کرنا ہے۔ تاہم طالبان کی کامیابیوں کے تسلسل کے بعد مزار شریف میں ہونے والی یہ لڑائی حیرت انگیز اور اچانک قرار دی جا رہی ہے۔

OOO

طالبان کی طرف سے شریعت کا نفاذ

افغانستان میں طاقت پکڑنے والے طالبان کا تعلق مولویوں کے ایسے گروہ سے ہے جو قدامت پسند اور جدید ضروریات اور تقاضوں سے قطعی طور پر بے بہرہ ہے۔

مزار شریف کے نئے منتظم ملا عبدالرزاق نے یہاں آمد کے بعد مقامی سرکردہ رہنماؤں سے ملاقاتیں کیں۔ ملا عبدالرزاق اور دوستم ملیشیا کے منحرف جرنیل عبدالمالک نے مسجد میں ایک ساتھ نماز ادا کی اور شہر میں فوری طور پر شرعی قوانین لاگو کرنے کا اعلان کیا جنرل مالک نے بتایا کہ چوروں کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں گے۔

ملا عبدالرزاق نے خواتین کے بارے میں بعض اعلانات کئے اور کہا کہ خواتین پورا تن ڈھانپیں۔ گھروں سے باہر نہ نکلیں اور جو خواتین کام کرتی ہیں وہ کام پر نہ جائیں۔ ان کی تنخواہ ان کو گھر بیٹھے ہی مل جایا کرے گی۔ بتایا گیا ہے کہ لڑکیوں کے سکول اور کالج بند کر دیئے گئے ہیں۔ طالبان کی یہ خاص بات ہے کہ وہ جب بھی کسی علاقے پر قبضہ کرتے ہیں تو شریعت کے نام پر لڑکیوں کے سکول اور کالج بند کر دیتے ہیں۔ عورتوں پر پردہ کی سختی شروع کر دی جاتی ہے۔

OOO

ترک فوج میں اسلامی عناصر کی تطہیر

ترکی کی سپریم ملٹری کونسل کا گزشتہ دنوں ایک اہم اجلاس ہوا بی بی سی کے مطابق کونسل نے ایک گھنٹہ کے غیر معمولی اجلاس میں اہم فیصلے کئے۔ اجلاس میں وزیر اعظم اور وزیر دفاع کے علاوہ 15 سینیئر فوجی کمانڈروں نے شرکت کی۔ اجلاس میں یہ اہم فیصلہ کیا گیا کہ ترکی کی فوج میں سے ایسے افسروں کو فارغ کر دیا جائے گا جو بہت زیادہ مذہبی رجحانات رکھتے ہوں۔ وزیر اعظم نجم الدین اربکان جو خود مذہبی رجحان رکھتے ہیں اور اسلام پسند وزیر اعظم ہیں انہوں نے بادل نخواستہ فوجی قیادت کے فیصلے کو قبول کر لیا ہے۔

OOO

فرانسیسی انتخابات

فرانسیسی انتخابات کے پہلے مرحلے میں حکومت کی حامی جماعت شکست کھا گئی ہے لیکن کوئی بھی پارٹی قطعی اکثریت حاصل نہیں کر سکی۔ جس کی وجہ سے انتخابات کے دوسرے مرحلے کی ضرورت پڑی ہے اور جس میں چھوٹی پارٹیوں کو شامل نہیں کیا جائے گا۔

انتخابات کے پہلے مرحلے مین وزیر اعظم ایلین جوپے کی سنٹرل رائٹ پارٹی کو غیر متوقع طور پر شکست کا سامنا کرنا پڑا اور بائیں بازو کی سوشلسٹ پارٹیوں کو خلاف امید کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ سوشلسٹ پارٹی نے میونل جوسپین کی قیادت میں 23ء92 فیصد ووٹ حاصل کر کے سبقت حاصل کی ہے۔ حکمران گالسٹ پارٹی کو 48ء15 فیصد ووٹ ملے ہیں۔ فرانسیسی ٹیلی ویژن کے مطابق بائیں بازو کے اتحاد میں شامل جماعتوں نے مجموعی طور پر 40 فیصد ووٹ حاصل کئے ہیں۔ تاہم کوئی بھی جماعت حکومت بنانے کے لئے درکار 50 فیصد ووٹ حاصل نہیں کر سکی۔ اب اس انتخاب کا دوسرا مرحلہ ہو گا اور جو جماعت سادہ اکثریت حاصل کر لے گی۔ اسے حکومت بنانے کی دعوت دی جائے گی۔

فرانس کے صدر جیک شیراک نے ٹیلی ویژن پر قوم سے خطاب میں ووٹروں کے حق رائے دہی کے احترام کا اعتراف کرنے کے بعد ووٹروں کو اس طرف مائل کیا کہ وہ یہ بات سوچ لیں کہ حکومتی پارٹی کی ناکامی کا مطلب یہ ہے کہ وہ ملک میں سوشلسٹ طریق لانا چاہتے ہیں۔ صدر شیراک نے یہ انتخابات اس لئے کرائے تھے تاکہ ان کی جماعت کو زیادہ بہتر مینڈیٹ حاصل ہو جائے لیکن صورت حال اس کے الٹ ہو گئی ہے۔

OOO

ایران اسلامی سربراہ کانفرنس میں صدام حسین کو بلائے گا

ایران کی حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ دسمبر میں ہونے والی اسلامی سربراہ کانفرنس میں وہ عراق کے صدر صدام کو بھی دعوت نامہ بھیجے گا۔ اگر عراق کے صدر نے یہ دعوت نامہ قبول کر لیا تو خلیج کی جنگ یعنی 1991ء کے بعد وہ پہلا غیر ملکی دورہ کریں گے۔ اس بار اسلامی سربراہ کانفرنس کی میزبانی ایران کے سپرد ہے۔ امریکہ نے ایران کو دہشت گرد ملک قرار دے رکھا ہے اور ایران اگر کسی دوسرے ملک سے تجارتی تعلقات بھی قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے تو امریکہ اس کی مزاحمت کرتا ہے۔ اس صورت حال میں اسلامی سربراہ کانفرنس کا ایران میں انعقاد مشکل ہو رہا ہے۔ کیونکہ خطرہ ہے کہ زیادہ سربراہان امریکہ کے دباؤ کی وجہ سے شاید ایران نہ جائیں۔

ایران کی حکومت کا خیال ہے کہ صدر صدام حسین کی ایران آمد کے نتیجے میں ایران اور عراق کی طویل جنگ کی تلخیوں کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔ یہ اجلاس تہران میں ہو گا۔

ایران کی طرف سے عراق کو شرکت کی دعوت اس پہلو سے اہم ہے کہ ایران امریکہ کے خلاف اپنی لابی کو مضبوط کرنا چاہتا ہے۔

OOO

شمالی کوریا کو جنوبی کوریا کی طرف سے خوراک کی امداد

شمالی کوریا ملک میں خوراک کی کمی کے جس بحران کا شکار ہے اس پر قابو پانے کے لئے جنوبی کوریا اور شمالی کوریا کے درمیان بات چیت کے نتیجہ میں قحط کا شکار شمالی کوریا کے عوام کے لئے جنوبی کوریا کی طرف سے پچاس ہزار ٹن خوراک بھیجنے کے ایک سمجھوتے پر دستخط ہو گئے ہیں۔ اس سمجھوتے کے تحت ریڈ کراس کے نمائندے اس خوراک کے ہمراہ شمالی کوریا جائیں گے اور یہ امداد شمالی کوریا کے حکام کے حوالے کریں گے۔ بعد ازاں یہ امداد ریڈ کراس کے افسروں کی نگرانی میں تقسیم کی جائے گی۔

OOO

سیرالیون میں بغاوت

مغربی افریقہ کے ملک سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن میں نئی فوجی انتظامیہ نے اقتدار سنبھال لیا ہے۔ لیکن فوجی بغاوت کے بعد دارالحکومت میں مخالف گروپوں کے ایک دوسرے پر حملہ کے بعد صورت حال کشیدہ ہو گئی ہے۔ چنانچہ نئی فوجی حکومت نے شہر میں کرفیو نافذ کر دیا ہے۔ لیکن کرفیو کے باوجود شہر میں فائرنگ کی آوازیں آتی رہیں اور کئی عمارتوں کو آگ لگی ہوئی تھی اور دھوئیں کے بادل اٹھ رہے تھے۔ ایک فوجی ترجمان کے مطابق پارلیمنٹ سرکاری دفاتر اور سٹیٹ ہاؤس سمیت تمام اہم عمارتوں پر فوج کا مکمل کنٹرول ہے۔ ترجمان نے بتایا ہے کہ ملک کا نظم و نسق چلانے کے لئے حکومت کا اعلان دو دن کے اندر کر دیا جائے گا۔

دریں اثناء بتایا گیا ہے کہ فوجی آپریشن کے دوران دو راکٹ امریکی سفارت خانے پر گرے جس سے عمارت کو نقصان پہنچا۔ فوج کے ایک افسر میجر جان پال نے خود کو ملک کا سربراہ قرار دیا ہے اور معزول صدر پر قبائلی تنازعات کو ہوا دینے کا الزام عائد کیا ہے۔ انہوں نے نائیجیریا کی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ باغی لیڈر فودے تانکو کو فورا رہا کر دے تاکہ وہ نئی حکومت میں شامل ہو سکیں۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے ملک میں لوٹ مار کے واقعات کی مذمت کی ہے۔ افریقی اتحاد تنظیم نے بھی فوج کی طرف سے اقتدار پر قبضہ کرنے کی مذمت کی ہے۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

ہمارا کوئی حق نہیں۔ اور پہلے سے وصول شدہ خراج ان غیر مسلموں کو واپس کیا۔ اس پر اہل حمص نے جو جواب دیا اسے تاریخ کے اوراق نے سنہری حروف میں ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے ہم مذہبوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے ہوئے تھے۔ ان حالات میں تم آئے تمہاری حکومت اور تمہارے عدل نے ہمیں اپنا گرویدہ بنایا ہے۔ اب ہم تمہارے مقرر کردہ گورنر کے ساتھ مل کر اپنے ہم مذہب ہرقل کے لشکر سے لڑیں گے اور ہمیں مار کر ہی وہ آگے بڑھ سکے گا اور تم تک پہنچ سکے گا۔

یہ ہے حقیقی (دینی) تعلیم اور وطنیت کا تعلق۔

آج اگر پاکستان اور ہندوستان اس سے سبق سیکھیں اور وہ واقعتاً چاہتے ہوں کہ اس ملک کے سارے باشندے بلا اختلاف مذہب اپنی اپنی حکومتوں اور مذہبوں کے وفادار بن جائیں اور کامل وفاداری کے نمونے دکھائیں تو یہ ممکن نہیں ہے جب تک کہ قرآنی تعلیم اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپؐ کے خلفاء اور آپؐ کے بعد میں آنے والے غلاموں کے اسوۂ حسنہ پر نہ چلیں۔ جب تک اس اسوہ کو اپنی ذات میں اپنی حکومتوں میں قائم نہیں کرتے اور عدل کا وہ تصور اپنے ملکوں میں نافذ نہیں کرتے جو قرآن اور محمد ﷺ اور آپؐ کے بعد میں آنے والے غلاموں کے اسوۂ حسنہ پر نہ چلیں۔ جب تک اس اسوہ کو اپنی ذات میں اپنی حکومتوں میں قائم نہیں کرتے اور عدل کا وہ تصور اپنے ملکوں میں نافذ نہیں کرتے جو قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور آپؐ کے بعد میں آنے والے غلاموں کا تصور تھا اس وقت تک کوئی حکومت اپنے ملک کی اقلیتوں سے سچی وفاداری کی امید نہیں رکھ سکتی۔

ایسے کتنے ہیں جیسے ہم ہیں کہ سالہاسال سے سخت مظالم کا نشانہ بنائے گئے مگر پاکستان کے احمدی پاکستان کے وفادار ہیں۔ اور وفادار ہی رہیں گے۔ ایسے کتنے ہیں جو ہندوستان میں رہتے ہوئے ہر ایسی کوشش کو ناکام اور نامراد کر چکے ہیں کہ جب مذہب کے نام پر ان کو اپنے ملک سے بے وفائی کی تعلیم دی گئی۔ کوئی احمدی ہندوستان کے خلاف کسی اور ملک کا ایجنٹ نہیں بنا کوئی احمدی پاکستان کے خلاف کسی اور ملک کا ایجنٹ نہیں بنا اور یہ سب کچھ باوجود ظلم و ستم کے ہوا ہے۔ اگر اعلیٰ تعلیم جو (دین) نے پیش کی ہے تمام دنیا کے ملک اپنا لیں تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکوں سے غداری کے نشان مٹ جائیں۔ ڈھونڈنے سے کوئی غدار مزاج انسان نظر نہ آئے۔ غداری دراصل عدم عدل کا دوسرا نام ہے جب انصاف قوموں سے اٹھ جاتے ہیں جب عدل باقی نہیں رہتے جب ایک انسان اپنے حقوق کو غیر محفوظ محسوس کرتا ہے تب جو ان میں سے کمزور ہوتے ہیں۔ ان کے مزاج غداری کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ نے ان مضبوطوں کے نمونے دکھانے ہیں۔ ان ثابت قدموں کے نمونے دکھانے ہیں۔ ان رجال کے نمونے دکھانے ہیں(-) کہ باوجود مظالم کے ہمیشہ وفاداری کے اور وطن کی وفاداری کے اعلیٰ نمونے قائم کرتے چلے جائیں اور دنیا کے لئے ایک مثال بنتے چلے جائیں۔ تاکہ وطن کی اہمیت بھی کوئی آپ سے سیکھے اور کمزوروں کے حقوق ادا کرنا بھی کوئی آپ ہی سے سیکھے کمزور ہوتے ہوئے اپنے حقوق تلف ہوتے ہوئے دیکھ کر بھی اپنے سے غالب اور اکثریت والوں کے حقوق ادا کرنا بھی کوئی آپ ہی سے سیکھے۔ ان اعلیٰ مقاصد کے لئے جماعت احمدیہ کو دنیا میں نافذ اور قائم کیا گیا ہے(-)

گزشتہ سال جب قادیان میں شرکت کا موقع ملا تھا تو بڑے ہی دردانگیز اور پر اثر مناظر دیکھنے میں آئے تھے اس قدر گہری بین الاقوامی بین المذاہب محبت کے نمونے وہاں دکھائے گئے کہ قادیان کی زمین ثریا سے باتیں کرتے دکھائی دیتی تھی۔ ثریا سے روشن تر تھی۔ اور تمام عالم کے لئے امن اور محبت کا گہوارہ ہی نہیں زندہ پیغام بن چکی تھی جس کی لہریں دنیا میں پھیلتی چلی جاتی تھیں۔ پھیلتی ہوئی دکھائی دیتی تھیں، محسوس ہوتی تھیں۔ چنانچہ دور درشن کے مختلف نمائندے ہندوستان سے تشریف لائے۔ ریڈیو ہندوستان کے مختلف نمائندے دہلی سے یا جالندھر سے دوسری جگہوں سے تشریف لائے اور اتنا گہرا اثر لے کر واپس لوٹے کہ پھر دلی جانے پر بھی ان کے نمائندے میرے پاس آتے رہے اور مجھ سے دوبارہ انٹرویو لیتے رہے اور ہندوستان کے مختلف علاقوں میں مشتہر کرتے رہے اور انہوں نے اقرار کیا کہ آج اگر ہندوستان کو کسی جماعت کی ضرورت ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ ہی کی تعلیم ہے اور آپ ہی کے پاک نمونے ہیں جو ہمارے ملک کو امن کا گہوارہ بنا سکتے ہیں۔ ان یادوں سے متاثر ہو کر پاکستان سے بعض ایسے دوستوں نے خط لکھے جو اس جلسے میں شریک تھے۔ آج بھی شریک ہیں۔ ایک نے صاف لکھا کہ

"قادیان کے جلسہ سالانہ میں آپ کی الوداعی تقریر بڑی اثر انگیز تھی۔ سکھ لوگ اس سے بڑے متاثر نظر آتے تھے ان کے بقول ہم تو (دین حق) کی اس تعلیم سے آگاہ ہی نہ تھے۔(-)"

ایک اور لکھنے والے نے مجھے لکھا کہ جلسہ سالانہ کے آخری دن آپ کی ہندی اور اردو نظم کے دوران ایک شخص رونے لگ گیا۔ یعنی ایک پاکستانی دیہاتی ساتھا جو رونے لگ گیا۔ اور اس کو تعجب ہوا کہ اس کو تو ایسی تقریر اور ایسی نظم جس میں اتنے ہندی کے الفاظ ہوں سمجھ نہیں آسکتی۔ یہ روتا کیوں ہے "کہتا ہے کہ میں نے ان صاحب سے پوچھا" آپ کو ہندی آتی ہے؟" تو اس نے کہا کہ ہندی تو سمجھ نہیں آتی مگر یوں لگتا ہے کہ حضرت صاحب اب ہندوستان ہی کے ہو گئے ہیں۔ یہ مجھے محسوس ہو رہا ہے۔ اسے جو محسوس ہو رہا تھا وہ اس سے بہت زیادہ ہے جو حقیقت میں اس کے احساس کی وجہ بنا۔ واقعہ یہ ہے کہ آج احمدیت سب دنیا کی ہو چکی ہے صرف ہندوستان کی بات نہیں ہے انگلستان کی بات نہیں ہے۔ امریکہ اور افریقہ کے قصے نہیں رہے چین اور جاپان کی باتیں نہیں رہیں۔ آج جماعت احمدیہ تمام دنیا کی ہو چکی ہے۔ اور جو جماعت سب دنیا کی ہو اس کا (امام) بھی سب دنیا کا ہونا لازم ہے۔ اس لئے مجھے اس خیال سے اور اس تصور کے ساتھ باندھ کر (امام) نہ سمجھیں کہ گویا میں صرف پاکستان کا (امام) ہوں۔ جماعت احمدیہ عالمگیر ہے اور جماعت احمدیہ میں حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا (جانشین) بھی عالمگیر حیثیت اختیار کر چکا ہے اور وسیع تر عالمگیر حیثیت اختیار کرتا چلا جائے گا۔ وہ افریقن بھی ہے اور چینی بھی ہے اور جاپانی بھی ہے اور ہندوستانی بھی ہے' امریکن بھی ہے اور اسی طرح وہ یورپ کے تمام ممالک سے بھی وابستہ ہے۔ وہ مشرق بعید سے بھی تعلق رکھتا ہے اور مغرب بعید سے بھی تعلق رکھتا ہے کل عالم میں آج جہاں جہاں یہ آواز سنائی دے رہی ہے اور یہ تصویر دکھائی دے رہی ہے۔ خدا کی قسم میں آپ سب کا ہوں کیونکہ میری جماعت آپ سب کی ہے۔ میں اس مذہب سے تعلق رکھتا ہوں جو آپ سب کا مذہب ہے(-)

یہ تو اب سلسلے پھیلنے شروع ہوئے ہیں اور پھیلتے چلے جائیں گے۔ یہ تو اب (مخالفوں) کے ہاتھوں رکنے کی باتیں نہیں رہیں۔ کون ہے جو دنیا میں(-) احمدیت کے اس عالمگیر پھیلاؤ کو روک سکے۔ یہ مناظر جو آج اس جلسے میں آپ دیکھ رہے ہیں یہ واقعتاً اس وقت قطب شمالی پر بھی دکھائی دے رہے ہیں۔ قطب جنوبی پر بھی دکھائی دے رہے ہیں۔ شمالی امریکہ کے وسیع ممالک میں بھی اور جنوبی امریکہ کے وسیع ممالک میں دکھائی دے رہے ہیں یہ روس کے وسیع ریگستانوں میں بھی اور سائبیریا کے منجمد برفستانوں میں بھی دکھائی دے رہے ہیں۔ افریقہ کے ان جنگلوں میں بھی دکھائی دے رہے ہیں جن میں روشن ضمیر انسان بستے ہیں لیکن ان جنگلوں کو کالے جنگل اور اس خطہ کو سیاہ خطہ کہا جاتا ہے۔ اور مشرق بعید کے جزائر میں بھی یہ آواز پہنچ رہی ہے یہ مناظر دکھائی دے رہے ہیں۔ اللہ کی تقدیر ہے اور اس غرض کے لئے خدا تعالیٰ نے آج آپ کو قائم کیا ہے اور اس غرض سے آپ کے قدموں پر یہ آج کی نئی ایجادات ڈال دی گئی ہیں کہ ان سے فائدہ اٹھائیں اور سربلند ہو کر اس یقین کے ساتھ دنیا میں پھیلتے چلے جائیں۔ زمین کے ستاروں تک پہنچیں کہ کوئی نہیں ہے جو آپ کو قید کر سکے اور آپ کے پاؤں میں زنجیریں باندھ سکے۔ آپ کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال سکے اور آپ کے ہاتھوں میں بیڑیاں پہنا سکے۔

میں آخر پر آپ کو ان اسیران راہ مولا کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ جن کے ہاتھوں میں زنجیریں ہیں جن کے پاؤں میں بیڑیاں ہیں (-) میں یقین رکھتا ہوں کہ آج نہیں تو کل کچھ دن تک ان تک بھی یہ آواز پہنچے گی وہ بھی یہ تصویریں دیکھیں گے اور اپنے آپ کو ایک آزاد بین الاقوامی وسیع احمدیت کے وجود کا ایک حصہ سمجھیں گے اور سجدے کے طور پر دیکھیں گے۔ اس لئے میں آپ کو یہ پیغام دیتا ہوں کہ آپ ہر اعلیٰ قدر کی خاطر اور اپنے ان اسیر بھائیوں کی خاطر تمام دنیا کو آزادی کا پیغام دیں۔ تمام دنیا کے بد رسم و رواج کی اور عصبیتوں کی زنجیریں توڑ ڈالیں۔ آج دنیا کی آزادی آپ سے اور اسیران راہ مولیٰ سے وابستہ ہو چکی ہے۔

آیئے اب ہم دعا کر لیتے ہیں۔ قادیان میں اس وقت جو لوگ شریک ہیں ان کے سوا مجھے مشرق مغرب میں جمع ہونے والے دوسرے بھی تصور کی آنکھوں سے دکھائی دیتے ہیں۔ کبھی میں کینیڈا پر نظر ڈالتا ہوں، کبھی میں امریکہ میں اکٹھے ہوئے ہوئے لوگوں کو جو کہیں آدھی رات کو اور کہیں صبح صبح عبادت کے وقت اکٹھے ہوئے ہیں۔ کہیں رات کے وقت جاپان میں اکٹھے ہونے والوں پر نظر پڑتی ہے پاکستان کے دیہاتی علاقوں میں مشرق سے مغرب تک اور شمال سے جنوب تک دیکھتا ہوں۔ پشاور میں بھی لوگ اس جگہ کہیں بیٹھے ہوئے سن رہے ہیں اور ایک دوسرے کو محبت اور پیار کی اور فخر کی نظروں سے دیکھ رہے ہیں کہ دیکھو ہم کیسی جماعت کے فرد ہیں کیسی آزاد جماعت ہے کیسی آزادی کی روح کی محافظ جماعت ہے۔ کیسی دنیا کی خدمت گار جماعت ہے(-)

میں آپ سب کو دنیا کی عالمی دعا میں شمولیت کی دعوت دیتا ہوں لیکن اس سے پہلے صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا یہ پیغام پڑھ کر سنا دیتا ہوں ان کا ابھی یہ پیغام ملا ہے کہ آخری دن کے جلسے کی کارروائی خوشگوار موسم اور خوشگوار ماحول میں کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچ رہی ہے۔ جلسے میں شریک تقریباً دس ہزار مرد و خواتین بشمول غیر... افراد اختتامی خطاب سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ اور حضرت صاحب کی شبیہ مبارک دیکھنے کی سعادت پا رہے ہیں ہیں۔ حضرت صاحب کے دور میں یہ جو نادر اور تاریخی مشاہدہ ہوا ہے اس کے لئے ہم ادب اور دلی محبت کے ساتھ مبارکباد عرض کرتے ہیں۔

پس یہ مبارکباد کا پیغام میں تمام دنیا کی احمدی جماعتوں کو اسی وقت اور اسی لمحے پہنچاتا ہوں۔ اللہ ہمیں آگے سے آگے پہلے سے بہت بڑھ کر بلند تر اور روشن تر کامیابیاں عطا کرتا چلا جائے۔ مگر ان کامیابیوں کی ضمانت ہماری انکساری میں ہے۔ ہمارے عجز میں ہے اس بات میں ہے کہ (-) سر اللہ کے حضور سجدہ ریز رہیں۔ روحیں خدا کی عبادت کریں (-) یہی ہماری زندگی کا راز ہے اور یہی تمام دنیا کی زندگی کا راز ہے۔

آیئے اب ہم دعا کر لیتے ہیں۔

OOO

عطیہ برائے گندم

O ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کارخیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کارخیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر 230-4550/3 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمادیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم)

بقیہ صفحہ 1

اور یہ ایک قطعی حقیقت ہے کہ کوئی شخص جو خدا تعالیٰ کی کامل ذات کے حوالے سے اپنے آپ کو جھکا کر اس کے تابع نہیں ہوتا اس کی عقل میں لازماً نقص رہ جاتا ہے کبھی وہ کوتاہ بین ہو جاتا ہے' وقتی تقاضوں کی خاطر اپنے دور کے مفادات کو قربان کر دیتا ہے کبھی وہ وقتی مفادات کی خاطر یا ملکی مفادات کی یا ملکی یا قومی' اپنے خاندانی مفادات کی خاطر دوسرے مفادات کو قربان کر دیتا ہے اور اس کے نتیجے میں فساد کا موجب بنتا ہے۔ پس دوسرا اہم معاملہ جو بہت سے معاملات میں سے ایک اہم معاملہ ہے یہ ہے کہ اخلاق کا تعلق تو بنی نوع انسان سے ہے اس کا درست ہونا ضروری ہے اس کے بغیر کوئی انسان مشورے کی اہلیت نہیں رکھتا مگر دینی امور میں اور بھی تقاضے ہیں اور ان تقاضوں میں سب سے بڑا تقاضا تقویٰ کا ہے یعنی انسانوں سے بھی اپنے معاملات درست کرنے والا ہو اور اللہ تعالیٰ سے بھی اپنے معاملات درست کرنے والا اور اس کا توکل خدا پر ہو' بنی نوع انسان پر نہ ہو۔

(ازخطبہ 28۔ مارچ 1997ء)

OOO

بقیہ صفحہ 5

کوئی بھی ایسی بات جو کسی بھی وقت ناپسندیدہ قرار دی گئی ہو۔ اس سے مکمل طور پر پرہیز کیا جائے۔ اس کا غیر از جماعت لوگوں کے دلوں پر بھی اچھا اثر ہو گا۔

دوسرا مضمون جو بہت اچھا لگا وہ پروفیسر میاں محمد افضل صاحب کا تھا۔ جس کا عنوان "محبت الٰہی کا جھومر" تھا۔ حضرت صاحب کی نظم جس میں سے یہ عنوان منتخب کیا گیا تھا اور یہ مضمون الفضل میں ایک ہی صفحے پر دینے سے دونوں چیزوں نے مل کر بہت اچھا تاثر پیدا کیا۔

پروفیسر صاحب نے بہت عمدہ طریقے سے باپ اور بیٹی کے جذبات کو بیان کیا ہے۔ ان کے مضامین اکثر الفضل میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ جو علمی نوعیت کے ہوتے ہیں اور ان میں ایک روانی اور تسلسل ہوتا ہے۔ آج میں نے ان کا مضمون "محبت کی زنجیر" الفضل میں پڑھا۔ بہت اچھا لگا۔ اسی طرح اور بہت سی چیزیں ہیں الفضل میں جو دلچسپی کا باعث ہوتی ہیں۔ "ممنون احسان" کے عنوان سے جو آپ نے سلسلہ شروع کیا ہے وہ بھی بہت اچھا ہے۔ ربوہ سے باہر رہتے ہوئے ربوہ کی خبریں الفضل کے ذریعے ملتی ہیں۔ اس لئے بھی اس کا انتظار رہتا ہے۔

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 30- مئی-1997ء
درجہ حرارت کم ازکم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ

○ مزار شریف (افغانستان) میں طالبان اور جنرل عبدالمالک کی فوجوں کے درمیان دو دن ہونے والی لڑائی میں سینکڑوں افراد ہلاک ہو گئے۔ طالبان مزار شریف سے پسپا ہو گئے ہیں۔ ریڈ کراس کا عملہ لاشیں اکٹھی کرنے میں مصروف ہے۔ ریڈ کراس کے ترجمان نے بتایا ہے کہ انہوں نے صرف اپنے دفتر سے ملحقہ صرف ایک گلی سے 100 لاشیں نکالی ہیں۔ البتہ ریڈ کراس کے ترجمان نے یہ بتانے سے انکار کیا کہ کس فریق کا زیادہ نقصان ہوا ہے۔ پاکستان کے دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے افغانستان کی تازہ ترین صورت حال کے متعلق کچھ بتانے سے گریز کیا البتہ یہ کہا کہ اس وقت مزار شریف میں طالبان حزب وحدت اور جنرل عبدالمالک اور دیگر گروپوں کے درمیان مذاکرات جاری ہیں۔ دفتر خارجہ پاکستان کے ترجمان نے کہا کہ پاکستان کو افغانستان میں پائیدار امن کے قیام سے گہری دلچسپی ہے اور پاکستان افغان گروپوں کے مابین مصالحت کی کوششوں کی بھرپور حمایت کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مزار شریف کی صورت حال افغانستان کا داخلی معاملہ ہے۔ جس پر وہ کوئی تبصرہ نہیں کریں گے۔ ترجمان نے مزید بتایا کہ پاکستانی قونصل خانہ کا عملہ قونصل خانہ کی عمارت میں بحفاظت موجود ہے۔ انہوں نے پاکستانی قونصلر کے لاپتہ ہونے کی تردید کی۔

○ افغانستان کے شمالی صوبوں میں احمد شاہ مسعود نے جبل اسراج پر نیا حملہ شروع کر دیا ہے۔ جبکہ طالبان نے بھی شمالی صوبوں میں اپنی کمزور پوزیشن مضبوط کرنے کے لئے مزید افواج بھیج دی ہیں۔ احمد شاہ مسعود کی فوجوں نے کابل سے 77 کلومیٹر دور جبل اسراج کے اہم قصبے پر صبح سویرے حملہ کر دیا اور گھمسان کی لڑائی شروع ہو گئی۔ آزاد ذرائع کے مطابق 50 زخمی طالبان کو کابل لے جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ حزب وحدت کے ترجمان کے مطابق جنرل عبدالمالک اور حزب وحدت کی فوجوں نے طالبان کو شبرگان اور جوزمان سے پیچھے دھکیل دیا ہے۔ جبکہ طالبان نے دعویٰ کیا ہے کہ پل خمری سمیت .بغلان کے دو اضلاع پر قبضہ کر لیا ہے۔ طالبان کے ملا عبدالروف نے کہا ہے کہ شمالی علاقے میں بھاری کمک بھیج دی گئی ہے انہوں نے کہا کہ ہم اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو باغیوں سے بچانا چاہتے ہیں۔

○ اقوام متحدہ کے اداروں نے مزار شریف سے غیر ملکیوں خصوصاً امدادی کارکنوں اور صحافیوں کو نکالنے کے انتظام کر لئے ہیں۔ اقوام متحدہ کے ثالث نوبرٹ ہال نے حالیہ لڑائی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے معاملات طے کرنے کے لئے اپنی خدمات کی پیش کش کی ہے۔ دریں اثناء ایران نے افغانستان میں حالیہ لڑائی کے واقعات میں اضافہ پر اقوام متحدہ سے مداخلت کی اپیل کی ہے۔ اور اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوری توجہ کرے اور طالبان اور ان کے پشت پناہوں پر دباؤ ڈالے تاکہ قومی مصالحت اور پائیدار امن کا راستہ تلاش کیا جاسکے۔ اور افغان عوام کے مصائب میں کمی کے لئے انسانی امداد کی کوششوں کی راہ ہموار کی جاسکے۔ ایران کے ترجمان نے مزید کہا کہ طالبان کو تسلیم کرنے کے مسئلے پر ایران اقوام متحدہ کی پیروی کرے گا۔ ایران کے ترجمان نے یہ بھی کہا کہ ایران افغانستان کے معاملات میں مداخلت نہیں کرے گا لیکن انہوں نے خبردار کیا کہ وہ اپنی شمالی سرحد پر ہونے والے واقعات سے لاتعلق بھی نہیں رہ سکتا۔

○ قومی اقتصادی کونسل کا ایک اجلاس ہوا جس کی صدارت وزیر اعظم نواز شریف نے کی۔ اس اجلاس میں متعدد فیصلے کئے گئے جن میں واپڈا، ریلوے، اور تیل اور گیس کے منصوبوں کی نجکاری کی منظوری دی گئی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ سابق دور کی نجکاری کی تحقیقات کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے بتایا کہ اس اجلاس میں اقتصادی کونسل نے سالانہ ترقیاتی پروگرام کی مد میں تیس ارب روپے، پانی اور بجلی کے شعبوں کے لئے بیس ارب روپے اور ٹرانسپورٹ کے شعبے کے لئے پندرہ ارب روپے مختص کئے ہیں۔ لیکن وسائل کی کمی کی وجہ سے کوئی نیا منصوبہ شروع نہیں کیا جاسکے گا۔ کل 95- ارب روپے مالیت کے سالانہ ترقیاتی پروگراموں کی منظوری دی گئی۔ زرعی ٹیکس کے جلد نفاذ کے لئے کمیٹی بنائی جائے گی۔ نیشنل ڈویلپمنٹ پروگرام کی مالیت 550 ملین ڈالر ہو گی۔ اگلے مالی سال کے لئے مجموعی قومی پیداوار کا ہدف 6 فیصد بجٹ کے خسارے کا ہدف 5 فیصد اور افراط زر کی شرح 10 فیصد سے کم کرنے، زرعی پیداوار کا ہدف 6ء1 6 فیصد اور خدمات کا ہدف 6 فیصد مقرر کیا گیا برآمدات میں 15 فیصد اضافہ کیا جائے گا۔ گندم کی پیداوار کا ہدف 18 ملین ٹن مقرر کیا گیا۔ این ایف سی ایوارڈ کے تحت 37 فیصد رقم صوبوں کو دی جائے گی۔

○ پنجاب میں طوفان بادوباراں سے ہونے والی تباہی میں 12- افراد جاں بحق اور متعدد زخمی ہو گئے۔ بجلی اور ٹیلی فون کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ متعدد جگہوں پر ٹریفک متاثر ہوئی۔ درخت گاڑیوں پر آگرے۔ گندم کے کھلیان اڑ گئے۔ اس طرح سے لاکھوں کی املاک اور فصلیں تباہ ہو گئیں۔ متعدد مکانات اور دوکانیں زمین بوس ہو گئیں۔ ریلوے لائن پر درخت گرنے کی وجہ سے لاہور نارروال سیکشن پر پانچ گھنٹے گاڑیوں کی آمدورفت بند رہی۔ خوفناک آندھی تین گھنٹے تک جاری رہی۔ طوفان کی رفتار کا اندازہ 125 کلومیٹر فی گھنٹہ لگایا گیا ہے۔ گوجرانوالہ، فیصل آباد اوکاڑہ مانگا منڈی کے علاقہ جات زیادہ متاثر ہوئے۔

○ سابق وزیر اعظم پاکستان اور پیپلزپارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ان پر تحریک چلانے کے لئے دباؤ بڑھ رہا ہے۔ مگر ہم جمہوریت کے بہتر مستقبل کی خاطر جعلی مینڈیٹ کے ذریعہ حکومت میں آنے والوں کے خلاف کوئی تحریک نہیں چلائیں گے۔ اور جب ظلم بڑھے گا تو حکومت میں سے ہی وہ لوگ جنم لیں گے جو ظلم کا راستہ روک کر حکومت کی ریت کی دیوار کو گرا دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بوگس مینڈیٹ کا عذاب اب پوری قوم پر نازل ہو رہا ہے۔ مینڈیٹ تیار کرنے والے فرشتے اب عوام کو نظر آنے والے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ احمد صادق اتنا کم ظرف نہیں کہ زرداری کے خلاف جھوٹا وعدہ معاف گواہ بن جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ زرداری کو یہ بھی معلوم نہیں کہ اسے کس جرم کی سزا مل رہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اب ناہید خان کو گرفتار کرنے کی باتیں ہو رہی ہیں۔

○ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان کی حساس تنصیبات مضبوط ہاتھوں میں ہیں۔ ہماری تنصیبات کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ بہرحال بھارت کے اعلیٰ حکام کے ساتھ رابطے قائم ہیں اور یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ طیارہ جاسوسی کے لئے آیا تھا یا نہیں۔ ہم ایسی کوئی قیاس آرائی نہیں کر سکتے۔ ترجمان نے کہا کہ ممکن ہے ایک ہی طیارہ دوبار ہماری فضاؤں میں داخل ہوا ہو۔ ترجمان نے بتایا کہ فضائی خلاف ورزی کا وقت طیارے کے داخل ہونے اور باہر نکلنے کے مقامات اور بلندی سمیت تمام تفصیلات پاکستان کے پاس موجود ہیں۔ جو بھارت کے سپرد کر دی گئی ہیں۔ اس کے مقابل پر بھارت نے الزام لگایا ہے کہ ہم نے کوئی خلاف ورزی نہیں کی۔ جبکہ پاکستان نے دو برسوں میں پچیس خلاف ورزیاں کیں۔ بھارتی وزارت دفاع کے ترجمان نے کہا کہ جنوری میں پاکستان کے بغیر پائلٹ جاسوس طیارے پر فائرنگ بھی کی گئی تھی۔ پاکستان کے دفتر خارجہ کے ترجمان نے یہ بھی کہا کہ اس واقعہ کے نتیجہ میں مذاکرات متاثر ہونے کا کوئی خطرہ نہیں۔

○ ایک بچی سے زیادتی کے خلاف جماعت اسلامی کی اپیل پر فیصل آباد میں جزوی ہڑتال رہی۔

بھٹی ہومیو کلینک اینڈ سٹور
اوقات آجکل صبح 9 تا 1 بجے
شام 5/2 تا 9 بجے
رحمت بازار ربوہ
فون: 211186

ضرورت ہے
ہمیں اپنے درج ذیل پراڈکٹس کی سیل کے لئے سیلز مینوں کی فوری ضرورت ہے۔ خواہش مند احباب رابطہ فرمائیں۔
1۔ مٹی چھڑانے والا سیرپ
2۔ ترک تمباکو نوشی کیپسول ڈوریکس
مظفر ہسپتال ر مظفر دواخانہ (رجسٹرڈ)
احمد نگر ربوہ پوسٹ کوڈ 35460 فون نمبر 211544-04524

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX· 534

سرکن اور اپھارہ کے علاوہ
جانوروں کی دیگر امراض مثلاً
منہ کھر، گل گھوٹو، زہرباد، تھنوں کی سوزش، ناڑ، گلٹی، اخراج رحم (اوانس نکالنا)، بانجھ پن، دودھ کی کمی، بندش اور واہ وغیرہ کیلئے مفید و موثر "کیوریٹو" ادویات اپنے شہر کے سٹورز سے طلب فرمائیں
معلومات کیلئے کیوریٹو وٹرنری گائیڈ -/5 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر طلب فرمائیں۔
وٹرنری ڈاکٹرز اور سٹورز کیلئے معقول کمیشن
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون: آفس: 771 سیلز آفس: 211263 فیکس: 212299